جلد ۳۵ | ۱۳ ماہ صلح ۱۳۲۶ ہش | ۱۹ صفر ۱۳۶۶ھ | ۱۳ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ صلح - آج پانچ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

مکرم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب تاحال بعارضہ فالج علیل ہیں۔ گو عام صحت اچھی ہے۔ لیکن مرض میں نمایاں افاقہ محسوس نہیں ہوتا۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

زندہ خدا - زندہ رسولؐ اور زندہ کتاب

(۴)

زندہ کتاب

تمام مسلمان یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ قرآن کریم دنیا کی رہنمائی کے لئے خدا تعالےٰ کے پیام کا آخری ایڈیشن ہے۔ اس لئے اس میں پوری پوری وہ تعلیم دی گئی ہے۔ جو انسان کے تمدنی اخلاقی اور روحانی ارتقاء کے لئے ضروری ہے۔ اس کے بعد اب کوئی شریعت نازل نہیں ہوگی۔ پہلے جو کتابیں نازل ہوتی رہی ہیں۔ وہ ادھوری اور نامکمل تھیں۔ کیونکہ ان کی تعلیم عالمگیر حیثیت نہ رکھتی تھی۔ وہ کتابیں کسی خاص قوم یا کسی خاص زمانے کے لئے نازل ہوئی تھیں۔ مثلاً وید میں جہاں تک خدا کا کلام ہے۔ وہ کلام صرف ہندوستان کے ایک خاص عہد کے لئے تھا۔ جو عہد اب ختم ہو چکا ہے۔ اسی طرح تورات بھی صرف یہودی قوم کے لئے تھی۔ اور وہ بھی ایک خاص زمانے تک۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے علاوہ مزید تعلیم کے تمام وہ باتیں جمع کر دی ہیں۔ جو مختلف قوموں اور مختلف وقتوں کے لئے بھیجی گئی تھیں۔ چونکہ اب وہ تمام تعلیم قرآن کریم میں مجموعی صورت میں آچکی ہے اب ان کتابوں کی ضرورت نہیں۔ اگر انکی کچھ ضرورت ہے۔ تو صرف اس قدر ہے۔ کہ ان کتابوں کی موجودگی سے یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے کسی قوم کو فراموش نہیں کیا۔ بلکہ جس قوم کے لئے جب ضرورت ہوئی۔ اس نے اسکی راہنمائی کے لئے اپنے رسول کتابیں دیکر یا پہلی ہی کتاب پر عمل کرنے کے لئے بھیجے۔ جنہوں نے ان قوموں کو قابل عمل اور رشد و ہدایت کا ذریعہ بنائے رکھا۔ یہ اس وقت تک ضروری تھا۔ جب تک دنیا کے مختلف علاقے الگ الگ تھے۔ ہر ایک قوم دوسری قوم سے بالکل الگ تھلگ زندگی بسر کرتی تھی۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے علم میں تھا۔ کہ دنیا کی یہ حالت ہمیشہ نہیں رہنی ہے۔ ایک دن دنیا پر ایسا آنے والا ہے۔ کہ تمام قومیں ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل جائینگی اور آمدورفت کے ذرائع اس قدر وسیع اور موثر ہو جائیں گے۔ کہ گویا تمام دنیا ایک بڑا شہر بن جائیگا۔

اس بات کے پیش نظر اللہ تعالےٰ نے اپنا پیغام بھی جو مختلف اقوام میں ان کے حالات کے مطابق تقسیم ہو رہا تھا۔ اس کو ایک آخری صورت میں تمام کا تمام ایک مجموعہ میں عرب جیسے مرکزی ملک میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا۔ جس میں تمام صحیفوں کو جو وقتاً فوقتاً مختلف انبیاء پر اترے تھے۔ جمع کر دیا۔ اور اس عالمگیر حیثیت سے اس کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور فرما دیا کہ اب رہتی دنیا تک یہی کتاب لوگوں کی رہنمائی کے لئے کافی و وافی ہے۔

ضروری تھا۔ کہ ایسی مکمل کتاب کی حفاظت بھی کی جاتی۔ وہ مکمل کتاب جس کے بعد کوئی اور قانون الٰہی تاقیامت نازل نہیں ہونا تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس کتاب میں صاف فرما دیا کہ ہم نے ہی اس کو نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کے بھی ذمہ وار ہیں۔ کیونکہ یہ کتاب اب قیامت تک کے لئے ہے۔ اس کو قیامت تک کے لئے زندہ رکھنے کے سامان مہیا کرنا بھی ہمارا ہی فرض ہے۔ ہم ایسے ساز و سامان کریں گے۔ کہ یہ کبھی مردہ نہ ہوگی۔ اور ہمیشہ زندہ رہے گی۔

بے شک قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے جسکی حفاظت کا اللہ تعالےٰ نے خود وعدہ فرمایا ہے لیکن زندہ کتاب کے کیا معنی ہیں۔ اور اسکی حفاظت سے کیا مطلب ہے۔ یہ بات قابل غور ہے۔ واقعی اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی عبارت کو اصلی صورت میں قائم رکھنے کے لئے ایسے سامان فرمائے۔ کہ کسی اور الٰہی کتاب کی صورت میں ان کا فقدان اظہر من الشمس ہے۔ وید۔ تورات انجیل ژند و پاژند وغیرہ آسمانی کتب اصلی صورت میں نایاب ہیں۔ خود ان کے معتقدین مانتے ہیں۔ کہ ان میں تحریفیں ہو چکی ہیں۔ لیکن قرآن کریم اور صرف قرآن کریم ہی ایک ایسا الٰہی صحیفہ ہے۔ کہ دشمن بھی بہت سی جرح و قدح کے بعد یہ ماننے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کہ اس میں زیر و زبر کی بھی تحریف نہیں ہوئی۔ اور یہی الٰہی کلام ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان پاک سے لوگوں کو سنایا تھا۔ بے شک یہ ایک بہت بڑا معجزہ ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا قرآن کریم کی زندگی اور حفاظت کے صرف یہی معنی ہیں۔ کہ اس میں کوئی لفظی تحریف نہیں ہوئی؟ اور خدا کا وعدہ صرف اس ظاہری حفاظت کے لئے تھا۔ اگر ہم ذرا غور کریں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ظاہری حفاظت گو کتنی بھی عظیم الشان ہو۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ جب تک معنوی حفاظت بھی اللہ تعالےٰ کے وعدہ میں شامل نہ ہو۔ یہ تو نہیں ہو سکتا۔ کہ اللہ تعالےٰ کہہ دے۔ کہ لو یہ مکمل کتاب ہے۔ ہم اسکی ظاہری صورت بگڑنے نہیں دیں گے۔ آگے تم جانو اور تمہارا کام۔ غور فرمائیے کیا اللہ تعالےٰ کا وعدہ اسی قدر ہو سکتا تھا۔ اس ظاہری حفاظت سے بہت بڑی جو چیز ہے وہ تو اسکی معنوی حفاظت ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ ایسا سامان بھی کریگا۔ کہ جب جب لوگ اس پر عمل کرنا چھوڑ دیں گے۔ تب تب وہ ایسے نمونے ان کے سامنے رکھیگا اور ایسے انسان پیدا کرے گا۔ جن کے ذریعہ قرآن کریم کے مغز و معنی کی بھی حفاظت ہوگی۔ اللہ تعالےٰ کا یہی وعدہ ہے۔ جہاں اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ وہاں اس نے لفظ کتاب نہیں بلکہ خاص طور پر لفظ "ذکر" جس کے معنی نصیحت کے بھی ہیں۔ اسی لئے استعمال کیا ہے۔ کہ حقیقی حفاظت یہی ہے۔ کہ اس کتاب کی تعلیم کی حفاظت کی جائے گی۔ اگر ہم مانتے ہیں کہ قرآن کریم زندہ کتاب ہے۔ تو ہم کو ماننا پڑیگا۔ کہ وہ صرف اسی صورت میں زندہ کہلا سکتی ہے۔ کہ اسکی تعلیم دنیا میں زندہ کرنے والے انسان اللہ تعالےٰ بھیجتا رہے۔ کیونکہ اگر صرف ظاہری حفاظت ہی مراد ہوتی تو باوجود ظاہری حفاظت کے سامانوں کے

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر
بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

آج اسلام دنیا سے اس طرح مفقود ہو چکا ہوتا۔ دلوں سے اسکی تعلیم نکل نہ گئی ہوتی۔ جیسا کہ آج مسلمانوں میں دیکھا جا رہا ہے کہ کروڑوں قرآن کریم شائع ہوتے ہیں۔ لاکھوں حفاظ موجود ہیں۔ ہزاروں علماء قرآن دانی کے دعویدار ہیں۔ مگر اس ظاہری حفاظت سے کیا ہوا تو نتائج یہ ہوا۔ کہ جہلاء نے قبروں پر قرآن مجید ختم کرنا ہی قرآن کریم کا اصل مقصود سمجھ لیا۔ اس کی آیات کے تعویذ بنائے گئے۔ اور ان سے جادو منتر کا کام لیا گیا۔

مگر اللہ تعالےٰ نے تو اسکی پوری حفاظت کا ذمہ لے رکھا ہے۔ اور وہ اسی طرح پورا ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اس کی معنوی حفاظت بھی کرے۔ ظاہر ہے کہ ایسی حفاظت خدا کی طرف تبھی منسوب ہو سکتی ہے۔ جب وہ کوئی عظیم الشان انسان نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمونہ پر بھیجے۔ جو قرآن کریم کے مخفی خزانوں کو از سر نو دنیا پر ظاہر کرے اور از سر نو اس دین کو اسی طرح قائم کرے جس طرح حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی حیات طیبہ کے دوران میں قائم کیا تھا۔ جس دین کے اصول قرآن پاک میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیئے گئے ہیں۔

ان باتوں کو جو اوپر بیان ہوئی ہیں۔ اگر مدنظر رکھا جائے تو ثابت ہوگا کہ آج صرف احمدیہ جماعت ہی ہے جس کا ایمان ہے کہ

(۱) خدا زندہ ہے کیونکہ اس نے مسیح موعود علیہ السلام سے آج بھی اسی طرح کلام کیا اور وہ اپنے پاک بندوں سے اب بھی کلام کرتا ہے۔ اور ہمیشہ کرتا رہے گا۔

(۲) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ رسول ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے نمونہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔

(۳) قرآن کریم زندہ کتاب ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اسکی نہ صرف ظاہری بلکہ معنوی حفاظت کے لئے بھی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی

مجلس علم و عرفان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے یہ ارشادات اس وقت کے ہیں۔ جب حضور مرحومہ سیدہ ام طاہر رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے علاج کے سلسلہ میں لاہور تشریف فرما تھے۔ چونکہ یہ نہایت ضروری سوالات کے جوابات پر مشتمل ہیں۔ اس لئے دوستوں کے افادہ کے لئے انہیں باقساط شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

لاہور مورخہ ۵ ہش/۴۳۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے شام اور عشاء کی نمازیں جمع کرائیں۔ اور اس کے بعد حسب ذیل گفتگو ہوئی:۔

سوال:۔ مظہر الاول والآخر سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ حضور نے فرمایا۔ مظہر الاول والآخر خدا تعالےٰ کی صفات ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ساری کائنات کی ابتدا ہے۔ اور ساری توحید طاقتیں اور سامان اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے بندہ کو ملتے ہیں۔ علاوہ اس کے خدا ہی انتہا ہے۔ اور اس کی مخلوق اس کے بعد آتی۔ خدا ہی ابتدا ہے۔ اور باقی مخلوقات اس کے فضل اور رحم کے ساتھ چلتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات ہیں۔ اس کے علاوہ جو سامان انسان کو ملتے ہیں۔ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ جس کو رحمٰن کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔ وہ رحمٰن ہے یعنی وہ بغیر کسی محنت کے بغیر کسی مشقت کے ان سامانوں کو مہیا فرما دیتا ہے۔ جس کے ساتھ انسان اپنا کام کرتا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ رحیم ہے۔ انسان جو کام کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ بھی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ یعنی ابتدا بھی خدا ہی کرتا ہے اور آخر انتہا میں بھی اس کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے۔ کیونکہ اسکی مدد کے بغیر تو انسان کام کی نگرانی بھی نہیں کر سکتا۔ انسان اپنے قریب رہنے والے کے حالات بھی نہیں جانتا۔ اور اس کے بارہ میں غلطی کر جاتا ہے۔ بعض دفعہ وہ اس کے پاس لمبے عرصہ تک رہتے ہوئے دوست کے متعلق یہ سمجھتا ہے کہ وہ نیک ہے۔ حالانکہ ہوتا وہ بد ہے۔ بعض اوقات وہ اسے بدخیال کر لیتا ہے۔ حالانکہ اس میں کوئی چھپی ہوئی نیکی ہوتی ہے۔ اور آخر میں جا کر اس پر بات کھلتی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کی ذات عالم الغیب ہے کوئی چھپا ہوا خیال ہو۔ میلان ہو یا جذبہ ہو۔ وہ سب باتوں کو جانتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ان معنوں میں اول و آخر ہے کہ ہر ایک کے ابتدائی سامانوں کو مہیا کرنا اور اسکی آخری تکمیل کے سامانوں کا مہیا کرنا اس کے اپنے ہاتھ میں ہے۔

جب اللہ تعالےٰ کے بعض بندے اس کے مظہر ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ ایسے علوم ظاہر کرتا ہے جو قوم کی ترقی کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ اور جن کا حاصل کرنا ان کی قوم کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ سے قوم کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے کیا فرائض ہیں۔ اس کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔ اور اس کو کیا کیا مشکلات پیش آئینگی اور پہلے سے اسے معلوم ہوتا ہے کہ کس کس رنگ میں وہ ان مشکلات کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ یا اس کو کرنا چاہیئے۔ [illegible] کیا ہے۔ اس کے ملک کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔ اسکی سیاسی ذمہ داریاں کیا ہیں۔ یہ سینکڑوں سوالات ہوتے ہیں۔ جن کا جاننا کسی قوم کو اپنے مقصد کی طرف چلانے کیلئے ضروری ہوتا ہے۔ اگر کوئی قوم ان باتوں کو نہ جانتی ہو۔ تو وہ سیدھی راہ سے بھٹک جاتی ہے۔ جیسے موسیٰ کی قوم چالیس سال تک مصر کے جنگلوں میں بھٹکتی رہی۔ مظہر الاول ایک ایسا بندہ ہوتا ہے۔ جب وہ قوم کے سامنے پروگرام رکھ دیتا ہے۔ اور اسکی قوم اپنا مقصد جانتی اور اپنا راستہ اسے معلوم ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ اس راستہ پر چل کر اپنے مقصد کی طرف جانے لگ جاتی ہے۔ ایسا آدمی جو اپنے کام کے ابتدائی راستہ بیان کر دیتا ہے۔ اور سارے طریق بیان کر دیتا ہے۔ اور سارے سامان مہیا کر دیتا ہے۔ جو اسکی قوم کی ترقی کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ تو وہ مظہر الاول ہو جاتا ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالےٰ مظہر الاول ہوتا ہے۔ وہ بھی مظہر الاول ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالےٰ مظہر الآخر بھی ہے۔ ایسے بندے کا فرض ہوتا ہے کہ جس طرح ابتدا میں وہ کام کرتا ہے۔ آخر میں بھی اس کو اپنے فرائض کی تکمیل کے لئے بعض کام کرنے ہوتے ہیں۔ بعض انسان ایسے ہوتے ہیں۔ جو خدا کی کامل رحیمیت کا نمونہ نہیں ہوتے۔ ان کو صرف اس غرض کے لئے کھڑا کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی قوم کے سامنے ایک پروگرام رکھ دیں وہ اس پروگرام کی تکمیل میں کوئی مدد نہیں کرسکتے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں اس سے قبل اٹھا لیتا ہے اور وہ فوت ہو جاتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کئی انبیاء ایسے گذرے ہیں۔ جن کو ماننے والا صرف ایک ہی آدمی ہوتا تھا۔ تو بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں۔ جو یہ پروگرام تو اپنی قوم کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ مگر اسکی تکمیل میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس پروگرام کی تکمیل کسی آئندہ زمانہ پر چھوڑ دی جاتی ہے۔ اور بعد میں کوئی آتا ہے۔ جو اسکی تکمیل کرتا ہے۔ مگر کبھی ایسا بندہ ہوتا ہے۔ جو اپنی قوم کے سامنے پروگرام رکھ دیتا ہے۔ اور پھر انتہا کی طرف قدم اٹھانے کیلئے اس کے ساتھ چلتا ہے۔ جیسے موسیٰ ہوا اپنی قوم کے ساتھ گئے۔ اول تو انہوں نے قوم کے سامنے یہ پروگرام رکھا۔ اور پھر فرعون کے ظلم و ستم سے جب انکی قوم نے مصر کو چھوڑا۔ تو انہوں نے اپنی قوم کا ساتھ دیا۔ کیونکہ ایسا کرنا آپکی قوم کے لئے ضروری تھا۔ موسیٰ اپنی قوم سے یہ وعدہ کر کے ان کو وہاں لے آئے۔ کہ ان کی وہاں حکومت ہو جائیگی۔ اور پھر خدا کے نظام کو چلا سکیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ آپکو موقعہ دیگا۔ اور اساتھ ایک اپنی قوم کی تربیت کرنے کا موقعہ دیا۔ وہ اپنی قوم کو صحیح راستہ دکھاتے رہے۔ اور صحیح تعلیم سکھاتے رہے۔ اور انکی تربیت کرتے رہے۔ ایسی کوئی شبہ نہیں کہ موسیٰ کی قوم آگے جیسے کہ قرآن بھی بیان کرتا ہے اپنی قوم سے یہ کہ کر آگے چلو۔ تو انکی قوم نے کہا اذھب انت وربک اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پیشتر اس کے کہ وہ اس ملک میں داخل ہوتے حضرت موسیٰ فوت ہو گئے۔ اس ملک میں داخل ہونا محض ایک انعام تھا۔ اس میں داخل ہونے سے موسیٰ کو کوئی فائدہ نہ تھا۔ کنعان میں داخل ہونے کا تو یہی نتیجہ ہوتا۔ کہ موسیٰ کو کنعان مل جاتا۔ مال مل جاتا اور دولت مل جاتی۔ یہ چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے موسیٰ ہو طالب تھے۔ ان کا مقصد محض یہ تھا۔ کہ ان کو اپنی قوم کی تربیت کا ایک لمبا موقعہ مل جاتا۔ یہ موقعہ انہیں ملا اگر وہ کنعان میں داخل نہیں ہوئے۔ تو یہ ان کا مقصد نہیں تھا۔ ان کا مقصد تو اپنی قوم کی تربیت کرنا تھی۔ چاہے وہ کنعان میں رہ کر کرتے۔ یا باہر جنگل میں ان کا مقصد یہ تھا۔ کہ ان کو اپنی قوم کے ساتھ رہنے کا موقع مل جائے۔ یہ موقع انہیں مل گیا۔ ان کا کام یہی تو تھا۔ کہ اپنی قوم میں رہ کر انکی تربیت کرتے۔ یہ انہوں نے کی۔ کنعان میں نہ جاسکنے سے حضرت موسیٰ ہو کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ بلکہ ان کی قوم کو نقصان پہنچا۔ کہ وہ اس ملک کی بادشاہی سے محروم ہو گئے۔ لیکن موسیٰ کو کنعان کی بادشاہت سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور ان کا کام قوم کی تربیت کرنا تھا۔ وہ کام انہوں نے جنگل میں بھی کر دیا۔ اور اس طرح وہ مظہر الآخر ہو گئے۔ مگر اس رنگ میں نہیں کہ دنیا اس نظارہ کو دیکھ سکتی۔ دنیا سمجھتی ہے کہ موسیٰ آخری عمر میں ناکام رہے۔ لیکن درحقیقت اگر روحانی نگاہ سے دیکھا جائے۔ تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس کام کو انہوں نے کنعان میں کرنا تھا۔ وہ انہیں جنگل میں کرنے کا موقعہ مل گیا۔ ہاں آپکی آخری کامیابی پر داغ لگ گیا۔ مگر مظہر الاول والآخر کا کامل نمونہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ [illegible] ہم آپکے نمونہ سے دیکھتے ہیں کہ آپ نے ابتداءً اپنی قوم کو دینی تعلیم دی۔ اخلاقی تعلیم دی۔ اقتصادی تعلیم دی۔ [illegible] تعلیم دی۔ عدل و انصاف۔ امانت و دیانت غرضیکہ ہر قسم کی تعلیم دی پھر خدا نے آپکو موقعہ دیا کہ آپ اپنی قوم میں رہ کر عملی طور پر [illegible] اس راستہ پر چلایا۔ قضا کر کے عدل و انصاف سکھایا۔ اپنی دیانتداری سے ان کو دیانتداری کی تعلیم دی۔ اور ان کے اخلاق کو درست کیا۔ مگر سب نبیوں کو اتنا شاندار موقعہ نہیں ملا۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عہدہ کا مکمل نقشہ دنیا کو دکھایا۔ اسی طرح چھوٹے پیمانہ پر آپ کے اظلال بھی ہو سکتے ہیں۔ وہ بھی اس رنگ میں اپنی قوم میں مظہر الاول والآخر ہو سکتے ہیں۔ اور خدا کی ان دو صفات کا نمونہ بن سکتے ہیں۔

انتقال پُر ملال

نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر شائع کی جاتی ہے۔ کہ عزیز جعفر احمد پسر صاحبزادہ عباس احمد صاحب قریباً ڈیڑھ ماہ بیمار رہنے کے بعد عمر قریباً چار سال آج بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بچے حضرت میاں شریف احمد صاحب کا نواسہ اور حضرت نواب عبد اللہ خاں صاحب کا پوتا تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان تک ساتھ تشریف لے گئے۔ ہم اس صدمہ پر خاندان نبوت اور نواب صاحب کے خاندان سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں الصبر الجمیل عطا فرمائے۔

امن کا اوتار

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے - ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

اخبارات کے ذریعہ معلوم ہوا کہ بمبئی میں ہندو صاحبان ایک بڑا بھاری یگیہ کر رہے ہیں جس میں بڑے بڑے سادھو پنڈت مہاتما اور راجے مہاراجے شامل ہوں گے۔ اور یہ سب مل کر یگیہ کے موقعہ پر ہندوستان میں امن کے حصول کی پرارتھنا کریں گے۔ دعا کا جذبہ ایک اچھا اور مبارک جذبہ ہے جس کو ہمارے ہندو بھائی اختیار کرنے لگے ہیں۔ مگر ہم بھائیوں کو ان کی خیر خواہی کے لئے اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ جس طرح خدا پہلے زمانوں میں ایسی بدامنی۔ فساد اور برائی کے وقت اپنا کوئی مقدس بندہ اصلاح کے لئے بھیجتا رہا ہے۔ اسی طرح اس نے تمام دنیا میں ہندوستانیوں کی عزت کو بلند کرنے کے لئے امن کے اوتار جس کی کہ ساری دنیا انتظار کر رہی تھی ہماری بہتری اور بہبودی کے لئے بھیج دیا ہے۔ اب ہندوستان بلکہ تمام دنیا کا امن اور سچی راحت اور خوشی صرف اس بات سے وابستہ ہے کہ اس امن کے اوتار کو قبول کیا جائے۔ اور اس کی ہدایات پر عمل کیا جائے یہ امن کا دیوتا قادیان کی پوتر بھومی میں دنیا کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے بھیجا گیا ہے۔ آپ کا آنا اسی طرح سے ہے کہ جس طرح کہ آپ سے پہلے بھارت ورش کی سرزمین میں رام اور کرشن اپنے اپنے زمانہ کی بدامنی اور گڑبڑ کو دور کرنے کے لئے آئے تھے۔ یقیناً وہ اپنے وقت کے امن کے دیوتا تھے۔ جنہوں نے ہندوستان کی سرزمین کی شان اور عزت کو بلند کیا۔ آپ کی وفات کے بعد وہ شان اور عزت مٹ چکی تھی لیکن پرم پتا پرماتما نے اپنی (پیار دیا (فضل) سے پھر ہندوستان کو عزت بخشی۔ اور ایک شخص کو کرشن کے گن اور صفات دے کر اور دنیا کو پاپوں اور دکھوں سے چھڑانے کے لئے مبعوث فرمایا۔ اس امن کے اوتار نے تمام سنسار کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ جب تک دنیا سچے دل سے میری طرف رجوع نہیں کرے گی۔ کبھی حقیقی امن اور شانتی کو حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ عالمگیر بدامنی کو دور کرنے کے لئے

ضروری ہے کہ کوئی نہ کوئی اوتار پرماتما کی طرف سے آئے جو کہ بدامنی کو شانتی میں اور دکھوں کو سکھوں میں تبدیل کر دے۔ چنانچہ جب ہم تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جب کبھی دنیا میں بدامنی پھیلی۔ پرماتما نے اس بدامنی کو دور کرنے کے لئے اپنے پاس سے کوئی نہ کوئی امن کا دیوتا بھیجا۔ جنہوں نے آکر بدامنی کو دور کر کے شانتی کا پرچار کیا۔ شاشتر میں لکھا ہے کہ جب زمین بدامنی کی وجہ سے تنگ ہو جاتی ہے تو وہ جا کر پرماتما کے پاس فریاد کرتی ہے کہ مجھ پر بدامنی اور فسادات ہو رہے ہیں۔ اس لئے ان کو دور کرنے کے لئے کسی مصلح اور امن کے دیوتا کو بھیجئے۔ پھر پرماتما زمین کی فریاد سن کر اور اس پر رحم کر کے ایک امن کے اوتار کو بھیجتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:

[illegible]

ترجمہ۔ مفسد اور پاپیوں نے اپنی طاقت پر گھمنڈ کر کے اور طاقت کے نشہ میں ہو کر جب زمین پر بدامنی اور فسادات کئے۔ تب زمین برہما جی پرماتما کے پاس جا کر روئی کہ مہربانی فرما کر میرے دکھوں کو دور کیجئے اور کسی امن کے دیوتا کو بھیجئے جو کہ بدامنی کو دور کر کے میرے بوجھ کو ہلکا کرے۔ چنانچہ پرماتما زمین کی فریاد کو سن کر اپنے کسی اوتار کو بھیجتا ہے۔ جو کہ اس کے مفسد اور دشمنوں کا ناش کرتا ہے۔ مہاراجہ رام چندر کے وقت میں جبکہ دنیا کا امن تباہ و برباد ہو گیا تھا۔ راکشش اپنے زور اور طاقت کے گھمنڈ میں پرماتما کے بھگتوں کو تنگ کر رہے تھے۔ تب پرماتما نے اپنے بھگتوں کی رکھشا کے لئے مہاراجہ رام چندر کو اپنا گیان دے کر بھیجا جنہوں نے راکشسوں سے جو کہ دنیا پر بدامنی اور فساد کر رہے تھے اپنے بھگتوں کو بچایا۔ مہاراجہ رام چندر نے خدا سے علم حاصل کر کے اس بات کا پرچار

کیا کہ آج وہی امن اور شانتی میں رہے گا جو کہ میرے پاس آئے گا۔ میرے بغیر کہیں امن اور شانتی نہیں ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ۔

सकृदेव प्रपन्नाय तवास्मीति च याचते।
अभयं सर्वभूतेभ्यो ददाम्येतद् व्रतं मम॥

ترجمہ:۔ جو آدمی میرے پاس آکر ایک بار یہ کہتا ہے کہ میں آپ کا ہوں اور میں نے آپ کو قبول کر لیا۔ اب میں آپ کی آگیا کا پالن کروں گا۔ پھر وہ میرے بتائے ہوئے راستہ پر چلتا ہے وہ تمام دکھوں اور مصیبتوں سے بچ جاتا ہے۔

چنانچہ مہاراجہ رام چندر کی اس تعلیم پر جن لوگوں نے عمل کیا وہ بچ گئے اور جن لوگوں نے اس آواز کو کمزور سمجھا۔ اور آپ کا نرادر (تکذیب) کیا۔ وہ دنیا سے مٹ دیئے گئے۔ اور آج مہذب دنیا ان کا نام لینا بھی باعث شرم سمجھتی ہے۔ پھر آپ کے بعد دواپر یگ میں جبکہ بدامنی زوروں پر تھی۔ پھر زمین نے پرماتما کے پاس جا کر فریاد کی۔ پھر پرماتما نے زمین کی فریاد سن کر بھگوان کرشن کو امن قائم کرنے کے لئے بھیجا۔ آپ نے آکر لوگوں کے سامنے امن اور شانتی کا صرف اور صرف یہی ایک ہی ذریعہ بتایا۔ اور وہ یہ کہ تم لوگ اپنی ساری سکیمیں اور اپنے خیالات اور یگیہ وغیرہ کرنے کے طریقے یہ تمام امور چھوڑ دو اور صرف میرے پاس آؤ۔ میں تم کو امن اور شانتی کے قیام کے ذرائع بتاؤں گا۔ جن سے دنیا میں امن اور شانتی پیدا ہو۔ جن کے بغیر کبھی امن نہیں ہو گا خواہ یگیہ کرو خواہ دان کرو خواہ سندھیا کرو۔ صرف یہی امور کبھی بھی دنیا میں امن کا باعث نہیں ہو سکتے۔ امن تبھی ہو گا۔ جبکہ ان امور کے ساتھ زمانہ کے اوتار کو بھی مانا جاتے۔ چنانچہ آپ نے آکر یہ اعلان کیا کہ

सर्वधर्मान्परित्यज्य मामेकं शरणं व्रज।
अहं त्वा सर्वपापेभ्यो मोक्षयिष्यामि मा शुचः॥

ترجمہ:۔ اے ارجن تمام خیالات اور عقائد اور قیام امن کے ذرائع کو (جن کو کہ تیرے دماغ نے سوچا ہے چھوڑ دے) صرف اور صرف میرے پاس آجا۔ میں تجھ کو وہ ذرائع بتاؤں گا کہ جن سے تو پاپوں اور دکھوں سے بچ کر دنیا میں امن اور شانتی استھاپن کر سکے۔ پھر آپ نے گیتا کے آخر میں وہ ذریعہ بتایا کہ جو کہ قیام امن کا باعث ہے۔ چنانچہ آپ نے ان لوگوں کو جو کہ آپ کے سیوک اور بھگت تھے ان کو بتایا کہ قیام امن کا کیول ایک ہی باعث ہے اور وہ یہ کہ انسان کا پرماتما سے تعلق ہو جائے۔ جب انسان کا اپنے پرماتما کے ساتھ تعلق ہو جاتا ہے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اس کا ناش نہیں کر سکتی۔ اور دنیا کے دکھ اس سے کوسوں دور رہتے ہیں۔ اس کو ایک دائمی امن حاصل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

ईश्वरः सर्वभूतानां हृद्देशेऽर्जुन तिष्ठति।
भ्रामयन्सर्वभूतानि यन्त्रारूढानि मायया॥
तमेव शरणं गच्छ सर्वभावेन भारत।
तत्प्रसादात्परां शान्तिं स्थानं प्राप्स्यसि शाश्वतम्॥

ترجمہ:۔ اے ارجن پرم پتا پرماتما ہر ایک جیو کے پردے میں وہ ایک موجود ہے اور وہ اپنی قدرت سے اس سنسار کو ایک نیم کے اندر چلا رہا ہے اس کے چرنوں میں جلد جا۔ اور اس کا اپاسک (بھگت) بن جا۔ اگر وہ تجھ سے راضی ہو گیا تو پھر اے ارجن تجھ کو ایک ایسا امن اور شانتی کا دائمی مقام ملے گا جو کہ کبھی نشٹ نہیں ہو گا۔ اس مقام پر پہنچ کر تو ہمیشہ امن اور شانتی میں رہے گا۔

کرشن مہاراج کے یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ انہوں نے بھی آکر دنیا میں امن اور شانتی کا صرف ایک ذریعہ بتایا۔ وہ یہ کہ تم میرے پاس آؤ اور مجھے قبول کرو۔ اور ان ہدایات پر عمل کرو۔ جو کہ میں تم کو بتاؤں۔ تا تم ہمیشہ کے امن میں رہو۔ آپ نے ارجن کو واضح الفاظ میں فرمایا کہ اے ارجن یہ دائمی امن کے ذرائع جو کہ میں نے تجھے بتائے ہیں یہ کوئی نئے نہیں بلکہ ابتداء سے پرماتما نے وسوان کو کہے تھے اور اس نے منو کو کہے۔ اور اس نے اکھشوا کو کہے اس طرح یہ امن اور شانتی استھاپن کرنے کا گیان برابر ہر زمانہ میں کسی نہ کسی امن کے اوتار کے ذریعہ سے دنیا کو ملتا رہا۔ اور اس زمانہ میں یہ

گیان تجھ کو میں دیتا ہوں۔ یہ گیان جس کا ادپر ذکر کیا گیا ہے کہ کرشن کے ساتھ ختم نہیں ہوا۔ بلکہ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ آئندہ زمانہ میں جب بھی دنیا میں اشانتی اور بدامنی ہوگی تب ہی پرماتما اپنا گیان دیکر کسی نہ کسی اوتار کو بھیجتا رہے گا۔

موجودہ زمانہ میں امن کا اوتار

اس نیم انوسار پرماتما نے اس زمانہ میں دنیا سے فسادات کو دور کرنے اور اس کے کھگتوں کو دائمی امن اور شانتی دینے کے لئے قادیان کی پوتر بھومی میں بھگوان کرشن قادیانی کو بھیجا۔ آپ نے پرماتما سے گیان حاصل کر کے ان تمام تباہیوں اور بربادیوں اور بدامنی کی خبر دی۔ جن کا کہ بھارت ورش کے لوگ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے مرتکب ہونے والے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم اس وقت تک امن میں نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم خدا کی طرف رجوع نہ کرو۔ اور اس کے بھیجے ہوئے فرستادہ پر ایمان نہ لاؤ۔ آپ نے خدا تعالیٰ سے علم حاصل کر کے ان تمام تباہیوں کی آج سے بہت مدت قبل یعنی ۱۹۰۷ء میں بالتفصیل خبر دی۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ "وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی ہوتی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

پھر آگے چل کر عالمگیر جنگ کے متعلق یوں بیان فرماتے ہیں کہ: "اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ جنگ یورپ سے شروع ہو کر ایشیا کی طرف آنے والی تھی اور پھر ایشیا سے جزائر جاپان کی طرف کہ جس میں مصنوعی خدا کی پوجا کی جاتی ہے۔ اور اس کے بعد ہندوستان میں بدامنی اور فسادات اور تباہی کے واقعات ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ یہ تمام پیشگوئیاں ترتیب سے پوری ہوئی ہیں جس سے کوئی عقلمند انکار نہیں کر سکتا۔ پس یہ زمانہ ہندوستان کے لئے اس پیشگوئی کے مطابق بہت تباہی اور بدامنی کا زمانہ ہے۔ جس کا نظارہ ایک حد تک ہندو مسلم دونوں دیکھ چکے ہیں۔ یہ تباہی جو کہ ہندوستانی کی دو قوموں کے درمیان ہوئی تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ مشہور اخبار نیا ہندوستان اپنے ایک مضمون میں جو کہ آپ نے ۱۳ نومبر ۱۹۴۶ء کے پرچہ میں لکھا۔ لکھتے ہیں کہ "ہندوستان کے فرقہ وارانہ فسادات جن سے آج ہر ایک ہندوستانی کا سر ندامت کے مارے جھک جاتا ہے۔ یقیناً بربریت اور مظالم کی ایک ایسی گھٹنا ہے کہ جس کی نظیر مہذب دنیا تو درکنار غیر مہذب زمانہ میں بھی پائی جانی مشکل ہے"

پھر روزانہ وشوامترا دہلی میں ایک مضمون بعنوان "اتیاچار کی انتہا" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ جس میں ان گھٹناؤں اور واقعات پر تبصرہ کیا گیا ہے جو کہ پچھلے دنوں بہار نواکھلی اور کلکتہ اور بمبئی۔ الہ آباد گڑھ مکتیشور وغیرہ مقامات پر ہوئے ان پر تبصرہ کرتے ہوئے ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں کہ یہ واقعات جو کہ ہندوستان کے مختلف مقامات پر ہوئے ہیں جن کو سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایسی تباہی اور بربادی کی مثال تو جاپان اور جرمنی کی جنگ میں بھی ملنی مشکل ہے۔ انسانیت میں ان اتیاچاروں اور مظالم کا پتہ نہیں ملتا۔ ۵ نومبر ۱۹۴۶ء۔ اور بھی بہت سے حوالہ جات ہیں جن میں بصراحت اس بات کو مانا ہے کہ موجودہ بدامنی اور بے چینی ایسی بھیانک ہے کہ تاریخ عالم میں اس کی مثال نہیں پائی جاتی۔

مذکورہ بالا حوالہ جات اس لئے لکھے گئے ہیں۔ تاکہ یہ بتایا جائے کہ موجودہ ہندوستان کی بدامنی اور تباہی و بربادی ایسی ہے کہ پراچین زمانہ میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ یہ تباہی و بربادی ان پاپوں کی وجہ سے ہے جن کو بھارت ورش نے اس امن کے اوتار کا نرادر کر کے کئے ہیں۔ ان کا علاج محض توبہ ہے پس جب تک ہندوستانی سچی توبہ کر کے امن کے دیوتا بھگوان کرشن قادیانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام پر ایمان لا کر خدا سے صلح نہیں کر لیتے اس وقت تک اس نوشتہ کے مطابق ہندوستان کو حقیقی امن نصیب نہیں ہو سکتا۔

پیغام اتحاد

بھگوان کرشن قادیانی نے ان فسادات اور تباہیوں کی خبریں جہاں قبل از وقت بتا دی تھیں۔ وہاں آپ نے ان سے بچنے اور محفوظ رہنے کی تدابیر بھی لکھیں۔ لیکن افسوس کہ ہندو بھائیوں نے ان پر توجہ نہیں کی۔ اگر ان پوتر نیموں پر وچار کر لیا جاتا جن کو کہ بھگوان کرشن قادیانی نے دونوں قوموں کے لئے پیش کئے تھے تو آج ہندوستان کی یہ حالت نہ ہوتی۔ اور بدامنی اور بربادی کے یہ نظارے نہ پائے جاتے۔ یہ ہدایات آپ نے اپنے ایک پیغام میں بیان فرمائی ہیں۔ (حضور کا یہ پیغام مختلف زبانوں میں چھپ چکا ہے۔ مزید اگر کوئی دوست دیکھنا چاہیں تو وہاں دیکھ سکتے ہیں) اور پھر دونوں قوموں کو اتحاد اور صلح کی دعوت دی اور فرمایا۔ اگر یہ دونوں قومیں سچے دل سے آپس میں صلح نہیں کریں گی تو سخت تباہی اور بدامنی کا منہ دیکھیں گی۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

"دوستو یقیناً سمجھو کہ اگر ہم دونوں قوموں میں سے کوئی قوم خدا کے اخلاق کی عزت نہیں کرے گی۔ اور اس کے پاک خلقوں کے برخلاف اپنا چال چلن بنائیگی تو وہ قوم جلد ہلاک ہو جائے گی۔ اور نہ صرف اپنے تئیں بلکہ اپنی ذریت کو بھی تباہی میں ڈالے گی۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے تمام ملکوں کے راستباز یہ گواہی دیتے آئے ہیں کہ خدا کے اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقاء کے لئے ایک آب حیات ہے۔ اور انسانوں کی جسمانی اور روحانی زندگی اس امر سے وابستہ ہے کہ وہ خدا کے تمام مقدس اخلاق کی پیروی کرے جو سلامتی کا چشمہ ہے" (پیغام صلح صفحہ ۳۰)

اگر ہندوستان کے نواسی حضرت کرشن قادیانیؑ کے ان پوتر وچاروں پر عمل کرتے تو بھارت ورش کی آج یہ دُرِ دشا نہ ہوتی۔ افسوس لیڈروں نے خدا کے بنائے ہوئے نیموں کو بھلا کر اپنے دماغ سے نکالی ہوئی تدبیروں پر عمل کیا۔ جس کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے۔ اگر بھارت نواسی حقیقی شانتی چاہتے ہیں تو ان کو ان نیموں کا پالن کرنا ہوگا جو کہ امن کے اوتار نے شانتی کے لئے بتائے ہیں۔ انہی پر دیش کی اور حقیقی امن اور شانتی کا دارومدار ہے۔

بھگوان کرشن قادیانی کا داس محمد عمر

عربی و انگریزی زبان میں تقاریر

انشاء اللہ العزیز ۱۶ صلح (جنوری) بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب عربی زبان میں "طریقۃ تعلیم اللغۃ العربیۃ" پر اور جناب چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے انگریزی زبان میں "Punishment" پر تقاریر فرمائیں گے۔ ہر دو زبانوں میں تحقیقی استفسارات کی بھی اجازت ہوتی ہے۔ آخر میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشادات سے مستفید ہونا کا موقعہ ملتا ہے۔

ابو العطاء جالندھری

ذکرِ حبیب علیہ السلام

تمثیلاتِ مسیح موعود ۴

۲۶ دسمبر ۱۹۳۶ء جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت مفتی صادق صاحب نے جو تقریر فرمائی۔ اس کی دوسری قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔

بارش کی تمثیل

اس زمانہ کی روحانی ضروریات کے ذکر میں بارش کی تمثیل دیتے ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "آج کل دیکھنا چاہیئے کہ لوگ کس قدر عقائدِ حقہ سے پھر گئے ہیں۔ بیس کروڑ کتابیں اسلام کے برخلاف شائع ہوئی ہیں۔ اور کئی لاکھ آدمی عیسائی ہو گئے ہیں پھر ایک بات کے لئے ایک حد ہوتی ہے۔ اور خشک سالی کے بعد جنگل کے حیوان بھی بارش کی امیدیں آسمان کی طرف مونہہ اٹھاتے ہیں۔ آج تیرہ سو برس کی دھوپ اور امساکِ باران کے بعد آسمان سے بارش اتری ہے۔ اب اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ برسات کا جب وقت آگیا ہے۔ تو کون ہے جو اس کو بند کرے۔ یہ ایسا وقت ہے کہ لوگوں کے دل حق سے بہت ہی دور جا پڑے ہیں۔ ایسا کہ خود خدا پر بھی شک ہو گیا ہے"

سورج کی تمثیل

اس بیان میں کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے جو آتا ہے۔ ضرور ہے کہ وہ اپنے مامور ہونے کا دعویٰ کرے۔ سورج اور چاند کی تمثیل بیان کرتے ہوئے فرمایا "بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ ہم کتابوں میں اپنے دعوے کا ذکر کیوں کرتے ہیں۔ یہ اعتراض تو صرف ہم پر نہیں آتا۔ بلکہ سارے سلسلہ نبوت پر آتا ہے ہر نبی جو آیا پہلے اپنے آپ کو ہی منواتا رہا۔ سب نے یہی کیا۔ کہ اطیعون میری پیروی کرو...... بلکہ سورج اور چاند پر بھی ان لوگوں کا اعتراض پڑتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے یہی چاہا ہے۔ کہ روشنی زمین پر ان کے ذریعہ سے پہنچائی جائے تو کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سورج اور چاند تو خودنمائی کرتے ہیں۔ اور اپنا فخر دکھلاتے ہیں۔ کہ ہم میں روشنی ہے۔ اسلئے آؤ۔ کوٹھڑی کے دروازے بند کر کے اندر بیٹھ جاؤ۔ تا خدا تعالےٰ ہمیں براہ راست روشنی پہنچائے۔ جس میں کہ سورج اور چاند کی وساطت نہ ہو...... ہم زمین پر خدا تعالےٰ کا مجسم نشان ہیں۔ ہم حجۃ اللہ ہیں۔ مگر کسی کام کے لئے صرف اسلام کے لئے اور پیغمبر اسلام کی خدمت کے لئے اور اللہ تعالےٰ کے سچے دین کی تائید کے لئے۔

سرور حاصل کرنے میں اونٹ اور سانپ کی تمثیل

فرمایا۔ بعض انسان دیکھو گے۔ کافیاں اور شعر سنکر وجد و طرب میں آجاتے ہیں۔ مگر جب مثلاً ان کو کسی شہادت کے لئے بلایا جاوے۔ تو عذر کرینگے کہ ہمیں معاف رکھیں۔ ہمیں فریقین سے تعلق ہے۔ ہمیں اس معاملہ میں داخل نہ کرو۔ سچائی کا اظہار نہیں کریں گے۔ ایسے لوگوں کے سرور سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیئے۔ جب کسی ابتلاء میں آجاتے ہیں تو اپنی صداقت کا ثبوت نہیں دے سکتے۔ ان کا سرور قابلِ تعریف نہیں۔ سرور ایک عارضی چیز اور طبعی امر ہے بعض منکرینِ اسلام جن کو تمام پاکبازوں سے دلی عداوت ہے۔ وہ بھی اس سرور سے حصہ لیتے ہیں۔ ایک متعصب ہندو مثنوی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ پڑھکر سرور حاصل کرتا تھا۔ حالانکہ وہ دشمنِ اسلام تھا۔ کیا تم سانپ کو پاکباز مانوگے۔ جو بانسری سنکر سرور میں آجاتا ہے یا اونٹ کو حدا رسیدہ قرار دوگے جو خوش الحانی سے نشہ میں آجاتا ہے سچا کمال جس سے خدا خوش ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کے ساتھ اپنی وفاداری دکھلائے۔ ایسے انسان کا تھوڑا عمل بھی دوسرے کے بہت عمل سے بہتر ہے۔

وفاداری کی فضیلت میں دو نوکروں کی تمثیل

فرمایا۔ "مثلاً ایک شخص کے دو نوکر ہیں ایک دن میں کئی دفعہ اپنے مالک کی خدمت میں آکر سلام کرتا ہے۔ اور ہر وقت اس کے گرد و پیش رہتا ہے۔ دوسرا اس کے پاس بہت کم آتا ہے۔ مگر پہلے کو مالک بہت قلیل تنخواہ دیتا ہے۔ اور دوسرے کو بہت زیادہ...... اس لئے کہ وہ جانتا ہے۔ کہ دوسرا ضرورت کے وقت اس پر جان بھی دینے کے لئے تیار رہے۔ اور وفادار رہے۔ اور پہلا کسی کے بہکانے سے مجھے قتل کرنے پر بھی آمادہ ہو جائے گا۔ یا کم از کم مجھے چھوڑ کر کسی دوسرے مالک کی ملازمت اختیار کرے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص خدا تعالےٰ سے وفاداری کا تعلق نہیں رکھتا۔ مگر پنج وقت نماز ادا کرتا ہے اور اشراق تک بھی پڑھتا ہے۔ بلکہ کئی اور اوراد بھی تجویز کئے ہوئے ہیں وہ خدا تعالےٰ کی نظر میں ایک وفادار انسان سے کوئی نسبت نہیں رکھتا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ جانتا ہے۔ کہ ابتلاء کے وقت وہ وفاداری نہیں دکھلائے گا جب انسان وفاداری اختیار کرے گا تو سرور لازمی طور پر اس کو حاصل ہو جائے گا۔ جیسا کہ جب کھانا آتا ہے۔ تو دسترخوان بھی ساتھ آجاتا ہے مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ کاملوں پر بھی بعض وقت قبض کے آجاتے ہیں۔ کیونکہ قبض کی وجہ سے انسان کو سرور کی قدر زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس کو زیادہ لذت حاصل ہوتی ہے۔

دل کی مثال

فرمایا "دل کی مثال ایک بڑی نہر کی سی ہے جس میں سے اور چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں جن کو سوا کہتے ہیں۔ یا راجباہا کہتے ہیں۔ دل کی نہر میں سے بھی چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں مثلاً زبان وغیرہ۔ اگر چھوٹی نہر یعنی سوئے کا پانی خراب اور گندہ اور میلا ہو۔ تو قیاس کیا جاتا ہے کہ بڑی نہر کا پانی خراب ہے پس اگر کسی دیکھو کہ اس کی زبان یا دست و پا وغیرہ میں سے کوئی عضو ناپاک ہے تو سمجھو کہ اس کا دل بھی ایسا ہی ہے"۔

بیمار کی تشبیہ کی تمثیل

نماز کی پابندی کی تاکید کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ "نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو وفا اور صدق کا خیال رکھو اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔ وہ کافر اور منافق ہیں جو نماز کو منحوس کہتے ہیں۔ ان کے اندر خود رنج ہے جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے۔ ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا۔ نماز دین کو درست کرتی ہے۔ نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے۔ لذاتِ جسمانی کے لئے ہزاروں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ اور اسقدر خرچ ہو کر نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان بیماریوں میں گرفتار ہوتا ہے۔ مگر نماز ایک مفت کا بہشت ہے۔ جو انسان کو حاصل ہوتا ہے۔ قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے۔ ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔ نماز خواہ مخواہ کا ٹیکس نہیں ہے۔ بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک ابدی تعلق اور کشش ہے۔ اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے خدا نے نماز بنائی ہے اور اسمیں ایک لذت رکھدی ہے جس سے یہ تعلق قائم رہتا ہے جیسے ایک لڑکے اور لڑکی کی باہمی شادی ہوتی ہے تو اگر ان کے ملاپ میں ایک لذت نہ ہو تو فساد پیدا ہوتا ہے۔ ایسا ہی اگر نماز میں لذت نہ ہو تو وہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے دروازہ بند کر کے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ رشتہ قائم رہے اور لذت پیدا ہو جو تعلق عبودیت کا ربوبیت سے ہے۔ وہ بہت گہرا تعلق ہے اور انوار سے پُر ہے جس کی تفصیل نہیں ہو سکتی۔ جبتک یہ لذت حاصل نہیں ہوتی تب تک انسان بہائم سے ہے اگر دو چار دفعہ بھی لذت محسوس ہو جائے تو اس چاشنی کا حصہ مل گیا۔ لیکن جسے یہ لذت دو چار دفعہ بھی نہ ملے۔ وہ اندھا ہے۔ من کان فی ھذہٖ اعمٰی فھو فی الاٰخرۃ اعمٰی (جو اس جہان میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہیگا۔ مراد روحانی اندھا)

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر میں اطلاع کر دے:۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۷۲۱ منکہ حکیم عطاء اللہ خان ولد حکیم منشی عبد اللہ خان صاحب۔ قوم کھوکھر راجپوت پیشہ طبابت عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۲۷ء ساکن قصبہ و ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۲۳-۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مکان سکونتی قیمتی -/۱۰۰۰ روپیہ اس کے علاوہ میرا گذارہ غیر معین جو سفر کی صورت میں ہے۔ جس کی ماہواری اوسط -/۲۰ روپیہ ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آمدن کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی آئندہ جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ حکیم عطاء اللہ خان موصی:۔
گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا
گواہ شد:۔ حکیم محمد حسین اوڈ

۹۷۰۴ منکہ آمنہ بیگم زوجہ شیخ غلام حسین صاحب قوم شیخ عمر ۵۳ سال پیدائشی احمدی ساکن شریف پورہ ڈاکخانہ امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۱۱-۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر بذمہ خاوندم دو ہزار روپیہ زیورات طلائی نکلس طلائی ۳ ۱/۲ تولہ کرڑے طلائی ۵ تولے چوڑیاں طلائی گذار ایک جوڑی ۴ ۳/۴ تولہ گلوبند موتیا والا ایک ۵ ۱/۲ تولہ معہ مخمل انگوٹھی طلائی ۱/۲ تولہ اشرفی طلائی موتیوں والی ۳ ۳/۴ تولے کانٹے شکستہ ۷ ماشہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری وفات پر میری مندرجہ بالا جائداد کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ آمنہ بیگم موصیہ
گواہ شد:۔ عطاء اللہ پلیڈر
گواہ شد:۔ بقلم غلام حسین کاتب وصیت ہذا خاوند موصیہ۔

۹۷۰۵ منکہ آمنہ بیگم زوجہ شیخ محمد یعقوب صاحب قوم شیخ عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ میانہ پورہ شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۵-۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک قطعہ زمین ایک کنال ۹ مرلہ واقع محلہ دارالشکر قادیان جس کے نصف حصہ کی میں مالک ہوں جس کی قیمت اندازاً -/۶۰۰ روپے ہے۔ آمد ایک ہزار روپیہ ۳) زیور طلائی ۲ ۱/۲ تولہ میں اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ آمنہ بیگم بقلم خود موصیہ کاتب

مفضل دین ریڈر ہائی کورٹ لاہور۔
گواہ شد:۔ شیخ محمد یعقوب خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ خواجہ عبد الرحمٰن

۹۵۲۷ منکہ خورشید عالم ولد چوہدری بھولے خان صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ زمینداری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کھیوہ باجوہ ڈاکخانہ کلاس والا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۲-۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی ملکیتی ۱۲ کنال واقع موضع کوٹلی مغلاں ضلع سیالکوٹ میں بلا شرکت غیری ہے اور ۲۰ کنال موضع جون ڈھلوں ضلع سیالکوٹ میں بلا شرکت غیری ہے۔ اور ۲ کنال واقع موضع کھیوہ میں ہے۔ کل ۳۴ کنال اراضی ہے۔ جس کی موجودہ قیمت -/۳۴۵۰ روپے ہے۔ اور رہونہ اراضی مبلغ -/۲۰۰ روپیہ کی ہے۔ کل جائیداد مبلغ -/۳۶۰۰ روپے کی ہے ایک بھینس قیمتی -/۲۰۰ روپے کی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع دیتا رہوں گا میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد اور ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ

قادیان ہوگی۔ اس اراضی پر ۵۰۰/- روپیہ قرضہ ہے۔ اس کو منہا کیا جاوے۔

العبد:۔ خورشید عالم موصی
گواہ شد:۔ عبداللہ خان
گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر)

مسلمانوں کی ترقی کی صرف ایک ہی راہ

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

طالب حق کو مفت

تبلیغ کے لئے ایک روپیہ کے آٹھ

قادیان میں زمینوں کی خرید فروخت

مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان نے اپنی دیگر مصروفیتوں کے باوجود نظارت امور عامہ کی منظوری سے زمینوں کی خرید و فروخت کا کام اس لئے شروع کیا ہے کہ قیمتوں کو مناسب اعتدال پر رکھتے ہوئے احباب جماعت کو فائدہ پہنچائے پس آپ ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔

منیجر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سروس کمیشن لاہور

این ڈبلیو ریلوے پر اپرنٹس اسسٹنٹ انسپکٹرز آف ورکس کی حیثیت میں تقرر کے لئے امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں ۱۶۔ عارضی اسامیاں ہیں۔ ان میں سے ۱۰۔ مسلمانوں کے لئے ایک سکھوں/ پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے اور ایک اچھوت جاتیوں کے لئے مخصوص کی گئی ہیں۔

تنخواہ:۔ گزارہ الاؤنس ۵۰ روپیہ ماہوار ایک سال کے لئے۔ اپرنٹس شپ کے زمانہ کے دوران میں۔ اور بعد میں بشرطیکہ ملازمت میں لیا جائے ۶۵ روپیہ ماہوار تنخواہ ملیگی۔ سکیل ۸۵-۵/۲-۶۵ روپیہ ہوگی گرانی الاؤنس اور دوسرے الاؤنس قواعد کے تحت ملیں گے۔

کم از کم قابلیت:۔ امیدواروں کے لئے ضروری ہے کہ انہوں نے ذیل کے اداروں میں سے کسی ایک کورس کو پاس کیا ہو۔

(۱) ٹامسن کالج آف سول انجنیئرنگ رڑکی ——— اوورسیر کا سرٹیفکیٹ

(۲) گورنمنٹ سکول آف انجنیئرنگ پنجاب رسول } "بی" گریڈ اوورسیر کا سرٹیفکیٹ

(۳) این۔ ای۔ ڈی انجنیئرنگ کالج کراچی } ڈپلومہ

(۴) ہیوٹ انجنیئرنگ سکول، لکھنؤ } اوورسیر کا سرٹیفکیٹ پہلا ڈویژن

ترجیح ان امیدواروں کو دی جائے گی جنہیں ری انفورسڈ (RE-INFORCED) کنکریٹ کنسٹرکشن اور ڈیزائن کے کام کی تربیت اور تجربہ حاصل ہوگا۔

عمر:۔ ۱۸۔ اور ۲۵ سال کے مابین اچھوت جاتیوں کے لئے ۲۸ سال

درخواستیں مقررہ فارموں پر ارسال کی جائیں جو ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے این ڈبلیو ریلوے کے بڑے سٹیشنوں سے دستیاب ہو سکینگے۔

درخواستیں سکرٹری این ڈبلیو آر سروس کمیشن ۲۳ [illegible] روڈ لاہور کے پتہ پر بھیجی جائیں۔ درخواستیں وصول کرنیکی آخری تاریخ ۲۴ جنوری [illegible] مکمل تفاصیل سکرٹری کے پاس ٹکٹ لگا ہوا اور پتہ لکھا ہوا لفافہ ارسال کرکے حاصل کی [illegible]

ضرورت رشتہ

ایک بیس سالہ خوش شکل نوجوان (قوم جٹ باجوہ) کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔

لڑکی کم از کم میٹرک پاس عمدہ صفات سے متصف ہو۔

احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

انصر معرفت منیجر الفضل قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بٹاویہ ۱۱ جنوری۔ ڈچ فوجی دستوں نے سماٹرا کے شمال مشرقی علاقہ میں وسیع پیمانے پر جارحانہ کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔ انڈونیشین فوجوں کو اندرون ملک میں دھکیل دیا گیا ہے۔ ڈچ گورنمنٹ کے ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے۔ کہ یہ کارروائی انڈونیشین فوج کے حملے کے جواب میں کی گئی ہے

کراچی ۱۱ جنوری:۔ سندھ کانگرس کے صدر ڈاکٹر چوتھ رام گڈوانی نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں جن لوگوں نے برطانوی حکومت کے ۶ دسمبر والے بیان کے متعلق کانگرس کی قرارداد کے حق میں ووٹ دیئے ہیں ان میں سے اکثر اس قرارداد سے مطمئن نہیں تھے۔ انہوں نے صرف ورکنگ کمیٹی سے وفاداری کا اظہار کرنے کے لئے اس کے حق میں ووٹ دیئے آپ نے کہا۔ کہ خود پنڈت نہرو بھی اس قرارداد سے کچھ زیادہ مطمئن نہ تھے

لاہور ۱۱ جنوری جن آٹھ امیدواران پنجاب اسمبلی کو ووٹ دینے یا انتخاب میں حصہ لینے کے نااہل قرار دیا گیا تھا۔ ان پر سے اب یہ پابندی ہٹالی گئی ہے۔

ڈربن ۱۱ جنوری ہندوستانیوں کے متعلق جنوبی افریقہ کے قانون اراضی کے خلاف وہاں کے ہندوستانی باشندوں نے پھر سول نافرمانی شروع کر دی ہے۔ چنانچہ رضاکاروں کا ایک گروپ ڈربن کے ٹوریبی علاقہ میں داخل ہونے کے لئے روانہ ہو گیا ہے۔

لاہور ۱۱ جنوری:۔ پنجاب ہندو مہاسبھا نے ایک قرارداد میں کہا ہے۔ کہ کانگرس نے ۶ دسمبر کے برطانوی اعلان کو منظور کر کے آسام اور مسلم اکثریت کے صوبوں کے ہندوؤں سے غداری کی ہے۔

نانکنگ ۱۱ جنوری۔ مارشل چیانگ کائی شیک نے کمیونسٹ فوجوں کو لڑائی بند کرنے اور حکومت کی از سر نو تشکیل کرنے کے لئے ایک نئی پیشکش کی ہے۔ اگر اب بھی سمجھوتہ نہ ہو سکا تو چین میں ہولناک خانہ جنگی کا احتمال ہے۔

نئی دہلی ۱۱ جنوری ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم سرحد نے ایک بیان میں کہا۔ ضلع ہزارہ کا فساد فرقہ وارانہ نوعیت کا نہیں تھا۔ بلکہ لوٹ مار کرنے والوں کے حملوں کا نتیجہ تھا۔ پٹھانوں کا اس فساد سے کوئی تعلق نہیں ہے قبائلیوں کے حملہ کی وجہ سے مسلمان بھی مارے گئے ہیں حکومت نے صورت حالات پر قابو پانے کا تہیہ کر لیا ہے۔ اور یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ حملہ آور قبائلیوں کے خلاف سخت قدم اٹھایا جائے۔

کراچی ۱۱ جنوری۔ حکومت سندھ نے نظر بند حروں کے مقدمات پر نظر ثانی کرنے کے لئے ایک ٹربیونل مقرر کیا تھا۔ اس ٹربیونل نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ حکومت سندھ کے ایک ترجمان نے رائے زنی کرتے ہوئے کہا حروں کا خطرہ ابھی تک موجود ہے۔

نئی دہلی ۱۱ جنوری:۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ صوبہ سرحد۔ قبائلی علاقہ اور بلوچستان میں وزیر ہند کی کونسل کے ممبروں کو ختم کرنے کے مسئلہ پر گذشتہ دو روز سے دہلی میں گفت و شنید ہو رہی ہے۔ توقع ہے۔ کہ یہ گفت و شنید مزید ایک ہفتہ تک جاری رہے گی۔

لندن ۱۱ جنوری۔ برمی وفد کے لیڈر جنرل ارنگ سان نے ایک بیان میں کہا ہمارا مطالبہ ہے۔ کہ ۳۱ جنوری سے پہلے برما کی آزادی کا اعلان کر دیا جائے۔ اور برما کا آئین تیار کرنے کے لئے براہ راست آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کرائے جائیں۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ اس امر کا فیصلہ آئین اسمبلی ہی کر سکتی ہے۔ کہ برما کو برطانوی کامن ویلتھ میں شامل رہنا چاہیئے یا علیحدہ ہو جانا چاہیئے۔

لاہور ۱۱ جنوری:۔ شہر میں دیاسلائیوں کی ڈبیوں کا راشن کر دیا گیا ہے۔ ہر راشن کارڈ ہولڈر کو چار ڈبیاں ماہوار ملیں گی۔

لاہور ۱۱ جنوری حکومت پنجاب نے بنولوں اور بنولوں کے تیل کی قیمتوں پر کنٹرول ہٹا لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ لیکن صوبہ کی حدود سے ان اشیاء کی برآمد پر کنٹرول جاری رہے گا۔

نیویارک ۱۱ جنوری۔ برطانیہ نے البانیہ کے خلاف اپنی شکایت اتحادی ممالک کی سکیورٹی کونسل میں پیش کر دی ہے۔

کلکتہ ۱۱ جنوری:۔ کلکتہ اور مضافات کے پچاس کے قریب جیوٹ ملوں کو حکومت ہند کی طرف سے نئے آرڈیننس کے ماتحت یہ نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ وہ ۱۵ ہزار ٹن ٹاٹ بھیجنے کے لئے جیوٹ مہیا کریں۔

نئی دہلی ۱۱ جنوری۔ ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم سرحد نے ایک بیان میں کہا۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ڈپٹی کمشنر خان بہادر دلاور خان صاحب کو اس لئے معطل کیا گیا ہے۔ کہ ان کے خلاف رشوت ستانی کے الزامات ہیں حکومت سرحد نے ۱۹۴۴ء میں رشوت ستانی کی تحقیقات کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے بھی ان کے خلاف رشوت کا الزام عائد کیا ہے۔

پیرس ۱۱ جنوری:۔ ہنوئی میں دوبارہ لڑائی شروع ہو گئی ہے۔ اناموی فوجیوں نے شہر کے اس حصہ پر گولہ باری کی۔ جہاں یورپین آبادی رہتی ہے۔

لنڈن ۱۱ جنوری۔ وزارت خارجہ کے ایک افسر نے بتایا۔ کہ روس نے پچھلے دنوں ناروے سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ اسے سپٹ برجن میں فوجی اڈے قائم کرنے کی اجازت دی جائے۔ آپ نے بتایا۔ کہ بین الاقوامی معاہدہ کی رو سے یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ سپٹ برجن کو فوجی اغراض کے واسطے استعمال نہ کیا جائے

پٹنہ ۱۱ جنوری۔ خان عبد الغفار خان کل رات پٹنہ پہنچے آپ نے مسلم لیگ اور کانگرس کے نمائندوں سے ملاقاتیں کیں۔

نئی دہلی۔ ۱۱ جنوری سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ ایشیائی ممالک کی کانفرنس دہلی میں ۲۳ مارچ سے ۳ اپریل تک منعقد ہو گی۔ انڈونیشیا افغانستان۔ نیپال اور لنکا کی حکومتوں نے اپنے نمائندے بھیجنا منظور کر لیا ہے۔

نئی دہلی ۱۱ جنوری حکومت بنگال صوبہ بھر میں لازمی مفت تعلیم کے اجراء کی سکیم پر غور کر رہی ہے اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے پر دس کروڑ روپیہ کی رقم خرچ ہو گی

کراچی ۱۱ جنوری معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈیوک آف گلاسٹر گورنر جنرل آسٹریلیا اپنے عہدے سے مستعفی ہو کر انگلستان جا رہے ہیں۔ آپ چند دن ہندوستان میں بھی قیام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں

بیت المقدس ۱۱ جنوری باخبر عرب حلقوں کی رائے ہے۔ کہ گو حکومت برطانیہ عربوں کا یہ مطالبہ منظور نہیں کرے گی۔ کہ فلسطین کے مفتی اعظم کو بھی لندن کی فلسطین کانفرنس میں شامل کیا جائے۔ تاہم عرب نمائندے اس کانفرنس میں شریک ہوں گے

واشنگٹن ۱۱ جنوری:۔ امریکن کمپنیوں نے سعودی عرب میں تیل کی جو مراعات حاصل کی ہیں۔ فرانس نے اس کے خلاف احتجاج کیا تھا۔ لیکن حکومت امریکہ نے اس احتجاج کو ٹھکرا دیا ہے۔

مدراس ۱۱ جنوری:۔ گاندھی جی کا ہفتہ وار اخبار ہریجن اب ملیالم زبان میں بھی شائع کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

بٹاویہ ۱۱ جنوری:۔ انڈونیشیا کے نائب صدر نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر ڈچ حکومت نے تشدد کی موجودہ پالیسی جاری رکھی تو انڈونیشن فوجیں جوابی کارروائی شروع کر دیں گی۔

جبل پور ۱۲ جنوری سی۔ پی کے وزیر اعظم نے انجمن اسلامیہ کے کارکنوں کی ایک میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان کے ہندو اور مسلمانوں کی تہذیب اور تمدن ایک ہے موجودہ ہندو مسلم اختلافات انگریزوں کے جانے کے بعد خود بخود ہی دور ہو جائیں گے۔

ناگپور ۱۲ جنوری:۔ حکومت سی۔ پی نے برہانپور کی مسلم آبادی پر ۵ ہزار روپیہ ایکٹ کے ماتحت تعزیری جرمانہ عائد کیا ہے کہا جاتا ہے کہ گورو گوبند سنگھ کے یوم پیدائش پر سکھوں کے ایک جلوس کے موقعہ پر مسلمانوں نے فساد برپا کیا ہے۔

انتخابات کے متعلق ضروری اعلان

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کی فہرست رائے دہندگان مورخہ ۵ جنوری کو شائع ہو چکی ہے ہر وہ شخص جس کا نام فہرست میں نہیں اور جو اپنے آپ کو رائے دہندگی کا اہل سمجھتا ہے فہرست میں اندراج نام کے لئے ۲۵ جنوری تک درخواست دے سکتا ہے۔ جملہ امراء پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت میں تحقیق کر لیں اور جن جن احمدی دوستوں کا ووٹ نہ بنا ہو۔ اور وہ رائے دہندگی کے اہل ہوں فوری طور پر ان کی درخواستیں مقررہ فارم پر